نام کتاب	:	پاکستان ۔ اکیسویں صدی کی جانب
مصنف	:	ڈاکٹر محمد فاروق خان (مردان)
صفحات	:	۳۰۴
قیمت	:	طبع اول ۔ ۶۰ روپے
ناشر	:	ادارہ مطبوعات تکبیر' اے ون' تیسری
:	:	منزل' نامکو سینٹر کیمبل اسٹریٹ' کراچی۔
ملنے کا پتہ	:	پوسٹ بکس ۸۳ مردان ۔ صوبہ سرحد

زیر نظر کتاب میں پاکستان کو ایک ترقی یافتہ اسلامی جمہوری فلاحی مملکت بنانے کا ایک پروگرام دیا گیا ہے۔ کتاب کے مصنف ڈاکٹر محمد فاروق خان کا تعلق مردان سے ہے' وہ دماغی امراض کے معالج ہیں۔ جناب محمد فاروق خان نے پاکستان میں زندگی کے مختلف طبقوں کے حالات کو گہری نظر سے دیکھا' اور معاشرے میں موجود خرابیوں کے اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی کتاب میں چند علاج تجویز کیئے ہیں۔

کتاب کی ابتداء میں انہوں نے فلاحی مملکت کے تصور پر عالمانہ بحث کی ہے اور ایک حقیقی اسلامی ریاست اور عصر حاضر کی فلاحی ریاستوں کے مابین مشترکہ اور مختلف فیہ نکات کو زیر بحث لائے ہیں ۔ ہمارے ملک میں سرمایہ جس طرح ایک مخصوص طبقے میں مرتکز ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے اثرات اور بدترین نتائج کا بھی انہوں نے تفصیل سے ذکر کیا ہے ۔ ملک کی درآمدات و برآمدات کے ضمن میں پائے جانے والی افراط و تفریط کے ضمن میں انہوں نے اس بات پر تاسف کا اظہار کیا ہے کہ ہم غیر ملکی سامان کی منڈی بن کر رہ گئے ہیں ۔ غیر ملکی قرضوں کے سلسلے میں ان کا موقف ہے کہ ہم مناسب منصوبہ بندی کے بغیر قرضے پر قرضے لئے جا رہے ہیں اور سود کے بوجھ تلے دبتے جا رہے ہیں ۔ اس سلسلے میں انہوں نے غالب کا مشہور شعر نقل کیا ہے۔

قرض کی پیتے تھے مے اور سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن (صفحہ ۶۲)

ہمارے معاشرے میں رشوت اور سفارش کو جو مقام مل گیا ہے' کتاب میں مصنف نے اس کے بنیادی اسباب پر بات کرنے کے بعد چند تجاویز دی ہیں ۔ اس سلسلے میں انہوں نے فلاحی ریاست کیلئے لازم قرار دیا ہے کہ وہ سپاہ انقلاب کی تشکیل کرے' جو رشوت اور سفارش کے رسیا افراد کے خلاف کارروائی کر سکے۔ سپاہ انقلاب تشکیل کرتے وقت ضروری ہو گا کہ صرف اچھے اور نیک نام افراد اس میں شامل کیئے جائیں اور افراد کا انتخاب جماعتی اور سیاسی گروہ بندیوں سے بالاتر ہو کر کرنا چاہیئے ۔ ہر جماعت میں اچھے برے لوگ موجود ہیں اس لئے کسی خاص طبقہ یا جماعت میں شمولیت اچھائی اور برائی کیلئے ما بہ الامتیاز نہیں'

ڈاکٹر محمد فاروق خان نے ملک کے سیاسی ' زرعی اور سماجی نظام کے ہر پہلو پر حقیقت پسندانہ انداز میں تبصرہ کیا ہے۔ انہوں نے نظام تعلیم ' نظام صحت ' نظام عدل' پولیس' بیوروکریسی غرض زندگی کو رواں دواں رکھنے والے ہر شعبے سے بحث کی ہے نظام تعلیم کے سلسلے میں ڈاکٹر محمد فاروق خان ملک میں پانچ طرح کے نظامہائے تعلیم سے رونما ہونے والے تضادات کو منظر عام پر لائے ہیں ۔ پاکستان میں اسلامائزیشن کے طریق کار پر بھی انہوں نے بات کی ہے۔ انہوں نے مذہبی بنیادوں پر پائی جانے والی فرقہ وارانہ عصبیت کو اسلامائزیشن کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا ہے ۔ ان کے الفاظ میں : "اس ضمن میں سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان میں تقریباً تمام دینی جماعتیں فرقوں کی بنیاد پر وجود میں آئی ہیں' ہمارا معاشرہ ایک کثیر الفرقہ جاتی معاشرہ ہے ۔ ہر فرقہ کے لوگ اپنے خیالات میں انتہائی سخت ہیں ۔ ہمارے یہاں مساجد بھی فرقوں کی بنیاد پر علیحدہ علیحدہ ہیں ۔ اگر ایک آدھ دینی سیاسی جماعت ایسی بھی ہے' جو فرقہ پرستی سے پاک ہونے کا دعوی رکھتی ہے' تو وہ بھی درحقیقت اپنے قائد کے دینی مسلک کی پیروی کر رہی ہے" (صفحہ ۲۴۰)

کتاب کا سب سے اہم حصہ وہ ہے ' جس میں مصنف نے ملک کی معاشرتی زندگی میں تبدیلی کی بات کی ہے ۔ اس میں انہوں نے نہایت حقیقت پسندانہ انداز میں حالات کا جائزہ لینے کے بعد چند حل تجویز کیئے ہیں ۔ مثال کے طور پر انہوں نے معاشرتی بے راہ روی کے خاتمے

کیلئے تجویز دی ہے کہ نوجوانوں کی شادیاں اٹھارہ انیس سال کی عمر میں ہی ہو جانی چاہئیں۔ (صفحہ ۲۴۵) اسی ضمن میں انہوں نے ایک اور جگہ تجویز دی ہے کہ بے شک شادیاں تو اٹھارہ انیس سال کی عمر میں ہو جائیں، لیکن انہیں بچے پیدا کرنے میں احتیاط کرنی چاہئے۔ اس سے مصنف کے بقول جنسی بے راہ روی کا تناسب گھٹ جائے گا (صفحہ ۲۵۱) خاندانی منصوبہ بندی کے ضمن میں ڈاکٹر محمد فاروق خان نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ "جب ہم رزق حاصل کرنے کیلئے محنت کرتے ہیں مستقبل کے منصوبے بناتے ہیں.۰۰۰۰ اگر ان سب چیزوں کی منصوبہ بندی عین مطابق اسلام ہے تو خاندان جیسی اہم ترین چیز کی منصوبہ بندی اور بچوں کی پیدائش کی صحیح پلاننگ کیسے خلاف اسلام ہو گئی" (صفحہ ۲۵۰)

پردے کے موجودہ تصور کو ڈاکٹر محمد فاروق خان قبول نہیں کرتے، ان کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں ہمارا معاشرہ افراط و تفریط کا شکار ہے۔ ان کے الفاظ میں: "کہیں تو اتنا سخت پردہ ہے کہ عورت پر آنکھ سے زیادہ جسم کا ہر حصہ چھپانے کی پابندی ہے اور کہیں یہ حالت کہ خواتین کی آدھی کمر اور ناف کے ارد گرد کا سارا پیٹ ننگا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں اعتدال کی راہ یہ ہے کہ عورتیں دوپٹہ استعمال کریں تاکہ سینہ چھپ جائے۔ قریبی عزیزوں کے علاوہ دوسرے مردوں کے سامنے میک اپ میں نہ آئیں۔ اپنے زیورات ان کو نہ دکھائیں اور مردوں کے ساتھ بے جا بے تکلفی سے کام نہ لیں"۔ (صفحہ ۲۷۳ اور ۲۷۴) ڈاکٹر محمد فاروق خان عورتوں کیلئے مزید سہولتوں کیلئے زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں: "ہر بڑے شہر میں خواتین کیلئے پارکوں، بازاروں اور مارکیٹوں کا قیام عمل میں لانا چاہئے تاکہ ان کو سیر و تفریح کے مواقع میسر آسکیں"۔ (صفحہ ۲۷۸)

مجموعی اعتبار سے کتاب ہماری زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور قابل ستائش کاوش ہے۔ کتاب طباعت اور گٹ اپ کے اعتبار سے بھی معیاری ہے۔ اور اس لحاظ سے قیمت مناسب ہے۔

سید مزمل حسین